تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

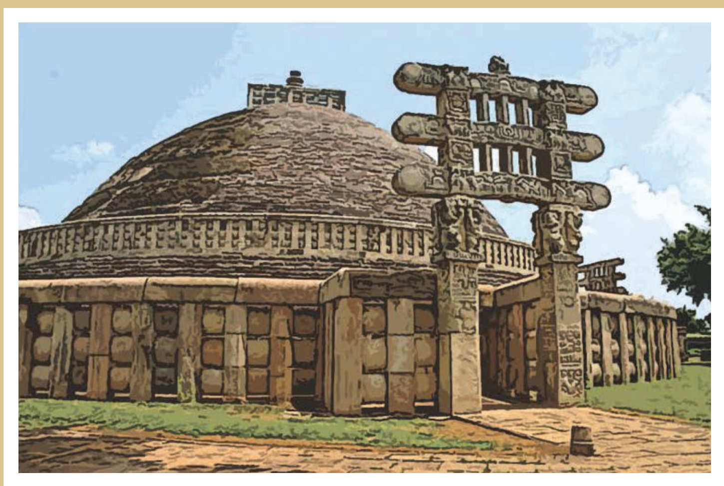

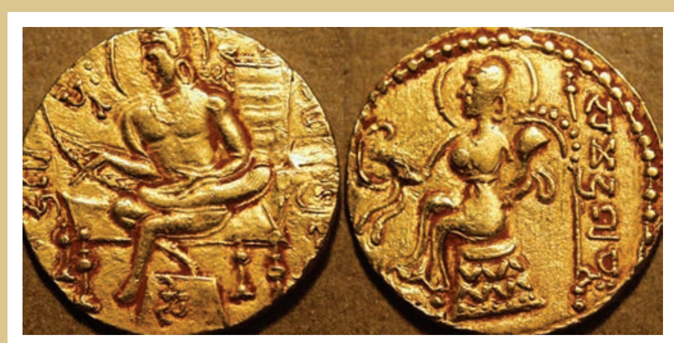

منظور شدہ تحت نمبر

م۔را۔ش۔س۔پر۔پر/ اَ-وی-وی/ش۔پر/ ۱۶-۲۰۱۵ء/۱۶۷۳/ مؤرّخہ: ۶/ اپریل ۲۰۱۶ء

تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

मनाराष्ट्र राज्य पाठ्यपुस्तक निर्मिती व अभ्यासक्रम संशोधन मंडळ

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۶ء © مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۰۰۱۱۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مضمون تاریخ کمیٹی :

- ڈاکٹر سدانند مورے، صدر
- شری موہن شیٹے، رکن
- شری پانڈورنگ بلکوڑے، رکن
- ایڈوکیٹ وکرم ایڈکے، رکن
- ڈاکٹر ابھی رام دکشت، رکن
- شری باپو صاحب شندے، رکن
- شری بال کرشن چوپڑے، رکن
- شری پرشانت سرؤڈکر، رکن
- شری موگل جادھو، رکن-سکریٹری

مضمون شہریت کمیٹی :

- ڈاکٹر شری کانت پرانجپے، صدر
- پروفیسر سادھنا کلکرنی، رکن
- ڈاکٹر موہن کاشیکر، رکن
- شری وَیجناتھ کالے، رکن
- شری موگل جادھو، رکن-سکریٹری

اسٹڈی گروپ-تاریخ اور شہریت :

- شری راہل پربھو
- شری سنجے وزریکر
- شری سبھاش راٹھوڑ
- شریمتی سنیتا دلوی
- پروفیسر شیوانی لیمے
- شری بھاؤ صاحب اُماٹے
- ڈاکٹر ناگناتھ ایولے
- شری سدانند ڈونگرے
- شری رویندر پاٹل
- شری وکرم اڑسول
- شریمتی روپالی گرکر
- شریمتی بیناکشی اُپادھیائے
- شریمتی کانچن کیتکر
- شریمتی شیوکنیا پٹوے
- ڈاکٹر انیل سنگارے
- ڈاکٹر راؤ صاحب شیلکے
- شری مریا چندن شیوے
- شری سنتوش شندے
- ڈاکٹر ستیش چاپلے
- شری وِشال کلکرنی
- شری شیکھر پاٹل
- شری سنجے مہتا
- شری رام داس ٹھاکر

مراٹھی مصنفہ:

ڈاکٹر شبھانگنا اَترے، پروفیسر سادھنا کلکرنی

مترجمین :

- جناب محمد حسن فاروقی
- جناب مشتاق بوبجکر

Co-ordinator (Urdu):
Khan Navedul Haque Inamul Haque,
Special Officer for Urdu,
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout:
Yusra Graphics,
305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover & Designing :
Prof. Dilip Kadam, Shri Ravindra Mokate

Cartographer :
Shri Ravikiran Jadhav

رابطہ کار مراٹھی:

شری موگل جادھو
اسپیشل آفیسر، تاریخ و شہریت

شریمتی ورشا سرودے
سبجیکٹ اسسٹنٹ، تاریخ و شہریت
بال بھارتی، پونہ

Publisher

Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi,
Mumbai - 25

Production :
Shri Sachchitanand Aphale,
Chief Production Officer
Shri Prabhakar Parab,
Production Officer
Shri Shashank Kanikdale,
Production Assistant

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order : N/PB/2016-17/QTY.- 1.40

Printer : SAP PRINT SOLUTIONS PVT. LTD., THANE

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی **عوامی جمہوریہ** بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :
انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتّحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدَھاتا۔

پنجاب، سِندھ، گجرات، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

توَ شُبھ نامے جاگے، توَ شُبھ آشِش ماگے،
گاہے توَ جَیَہ گاتھا،

جَنَ گَنَ منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

’درسیات کا قومی خاکہ-۲۰۰۵ء‘ اور **’بچوں کے لیے مفت و لازمی تعلیم کے حق کا قانون-۲۰۰۹ء‘** کو مدنظر رکھ کر ریاستِ مہاراشٹر میں **’پرائمری تعلیم کا نصاب-۲۰۱۲ء‘** تیار کیا گیا۔ ادارہ بال بھارتی نے حکومت کے منظور کردہ اس نصاب پر مبنی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ تعلیمی سال ۲۰۱۳-۱۴ء سے بتدریج شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ نصاب کے مطابق تیسری تا پانچویں جماعتوں میں تاریخ اور شہریت ’ماحول کا مطالعہ حصہ-۱‘ اور ’ماحول کا مطالعہ حصہ-۲‘ میں شامل کیے گئے ہیں۔ چھٹی جماعت سے آگے کے نصاب میں تاریخ اور شہریت آزادانہ مضمون ہوگا۔ اس سے پہلے ان مضامین کے لیے دو الگ الگ درسی کتابیں تھیں۔ اب ان دونوں مضامین کو موجودہ بڑی سائز والی ایک ہی درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو پیش کرتے ہوئے ہمیں بہت مسرّت ہو رہی ہے۔

اس کتاب کو تیار کرتے وقت یہ اصول پیش نظر رکھے گئے ہیں کہ درس و تدریس کا عمل طفل مرکوز ہو، طلبہ کو خود آموزی کی ترغیب دی جائے اور درس و تدریس کا عمل طلبہ کے لیے خوشگوار تجربہ ثابت ہو۔ درس و تدریس کے دوران یہ واضح رہنا چاہیے کہ پرائمری تعلیم کے مختلف مرحلوں میں طلبہ میں کون سی صلاحیتیں پروان چڑھیں۔ اس مقصد سے درسی کتاب میں تاریخ اور شہریت دونوں حصوں کی ابتدا میں متعلقہ مضمون کی متوقع صلاحیتیں درج کی گئی ہیں۔ ان صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر درسی کتاب کی توقعات کو ازسرنو ترتیب دیا گیا ہے۔

تاریخ کے حصے میں ’قدیم بھارت کی تاریخ‘ دی ہوئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ اس کے ذریعے اپنی تہذیب اور رسم و رواج کی جامع معلومات حاصل کریں نیز اس کے ذریعے ان میں سماجی یکجہتی کے تعلق سے شعور بیدار ہو۔ ہڑپا تہذیب کے زمانے سے ہی بھارت کے دیگر ممالک سے قائم تجارتی تعلقات قدیم ہندوستان کی تہذیب و تمدن کے ثبوت ہیں۔ اسباق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عالمی بھائی چارہ اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے لیے ان تجارتی تعلقات کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

شہریت کے حصے میں ’مقامی انتظامی ادارے‘ کے موضوع پر معلومات دیتے ہوئے ترقیاتی منصوبوں میں مقامی عوام کی شمولیت، خواتین کی شمولیت اور ان کی شمولیت سے رونما ہونے والی تبدیلی کا بھرپور انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ طلبہ کو آسان زبان میں سمجھایا گیا ہے کہ ہمارے ملک کا کام کاج آئین، قوانین اور ضوابط کے تحت چلتا ہے۔ اسباق میں جگہ جگہ چوکون میں دی ہوئی معلومات طلبہ کی افہام و تفہیم میں زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتی ہے۔ اساتذہ کے لیے علیحدہ سے ہدایات درج کی گئی ہیں۔ درس و تدریس زیادہ سے زیادہ عمل مرکوز بنانے کے لیے سرگرمیاں دی ہوئی ہیں۔

اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ بے عیب اور معیاری بنانے کے نقطۂ نظر سے مہاراشٹر کے تمام علاقوں کے منتخب اساتذہ، چند ماہرینِ تعلیم اور ماہرینِ مضمون سے اس کتاب کی جانچ کرائی گئی ہے۔ موصول شدہ آرا اور تجاویز پر سنجیدگی سے غور و فکر کر کے کتاب کو قطعی شکل دی گئی۔ منڈل کی مضمون تاریخ کمیٹی، مضمون شہریت کمیٹی، اسٹڈی گروپ کے ارکان، مصنف، مترجمین اور مصوّر نے نہایت دلجمعی سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔

(ڈاکٹر سنیل مگر)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔
تاریخ: ۹ رمئی ۲۰۱۶ء
بھارتی سَور: ۱۹ روَیشاکھ، ۱۹۳۸

اساتذہ کے لیے

- طلبہ کو قدیم بھارت کی تاریخ پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ اپنی تہذیب اور رسم و رواج کی جامع معلومات حاصل کریں نیز اس کے ذریعے ان میں سماجی اور قومی یکجہتی کے تعلق سے شعور بیدار ہو۔ اساتذہ قدیم بھارت کی تاریخ پڑھاتے وقت اس مقصد کو ذہن میں رکھ کر تدریسی طریقے کی منصوبہ بندی کریں۔
- روزمرہ زندگی میں طلبہ کے ذہن میں تہذیب اور روایتوں کے تعلق سے بے شمار سوالات اُٹھتے ہیں۔ استاد کو اپنے تجربات کے سہارے ایسے سوالات کی نوعیت کا علم ہونا متوقع ہے۔ اساتذہ طلبہ کو ترغیب دیتے رہیں کہ طلبہ اس طرح کے سوالات بے خوف ہو کر پوچھیں۔
- قدیم بھارت کی تاریخ کے مطالعے سے اپنے تہذیبی ورثے کے بارے میں آگاہی حاصل ہونے کے مقصد سے مختلف اقسام کی قدیم اشیا، سکے، فنِ تعمیرات کے نمونوں کے تعلق سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے میں کون سے وسائل معاون ثابت ہو سکتے ہیں، طلبہ کو اس کی رہنمائی کریں۔ درسی کتاب میں درج معلومات کے علاوہ مزید معلومات جمع کرنے کے لیے انھیں ترغیب دیں۔
- ہڑپا تہذیب کے زمانے سے ہی بھارت کے دیگر ممالک سے قائم تجارتی تعلقات قدیم ہندوستان کی تہذیب و تمدن کے ثبوت ہیں۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے طلبہ کو بین الاقوامی تجارت کی نوعیت کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کریں۔ طلبہ کو اس بات کی جانب متوجہ کیا جائے کہ عالمی بھائی چارہ اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے لیے ان تجارتی تعلقات کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔
- رامائن اور مہابھارت جیسے رزمیے شمال مشرقی ایشیا کے انڈونیشیا اور کمبوڈیا جیسے ملکوں میں رقص و ڈراما کی شکل میں پیش کرنے کی روایت آج بھی برقرار ہے۔ وہاں کے قدیم مجسّموں میں بھی ان رزمیوں کے واقعات کی شمولیت معلوم ہوتی ہے۔ اس تعلق سے مزید معلومات حاصل کر کے جماعت میں پیش کرنے کے لیے طلبہ کو سرگرمیاں دی جائیں۔
- واضح رہے کہ مراٹھی میں کئی الفاظ سنسکرت سے اخذ ہیں۔ اس لیے الفاظ کا سنسکرت میں جو بنیادی املا ہے اسے برقرار رکھتے ہوئے طلبہ کی افہام و تفہیم میں سہولت کی خاطر حتی الامکان اُردو میں پیش کیا گیا ہے۔ البتہ جا بجا ان کے مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔ ضرورت کے لحاظ سے استاد اس کی مزید تسہیل کی کوشش کر سکتے ہیں۔
- مضمون شہریت کی تدریس کا آغاز کرنے سے قبل اپنے ملک کے حکومتی ڈھانچے کو واضح کریں۔ وفاقی حکومت، ریاستی حکومت اور مقامی انتظامیہ کی نوعیت مختصر طور پر واضح کریں۔
- مقامی انتظامیہ کے تعلق سے ریاستی حکومت کی جانب سے علیحدہ قوانین نافذ ہیں۔ طلبہ کو ان قوانین کی مفصل معلومات دینا متوقع نہیں ہے لیکن انھیں یہ بات ذہن نشین کرائیں کہ ہمارے ملک کا کام کاج آئین، قوانین اور ضوابط کے تحت چلتا ہے۔ طلبہ پر مختلف مثالوں کے ذریعے قانون کی بالادستی کے فوائد واضح کریں۔
- آئین میں ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں تبدیلی کا مختصر ذکر ہے۔ ان آئینی ترمیمات کے سبب مقامی حکومتی اداروں کو مضبوطی عطا ہوئی، اس بات کو ذہن میں رکھ کر مقامی حکومتی اداروں میں ہوئی تبدیلیوں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کی شمولیت اور ان کی شمولیت سے وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں خصوصی ذکر کریں۔
- انگریزوں کے دورِ حکومت میں مقامی حکومت کو 'مقامی خود مختار ادارے' کہا جاتا تھا۔ آزادی کے بعد تمام سطحوں پر دستوری حکومت ہونے کی وجہ سے اب ان اداروں کو 'مقامی انتظامی ادارے' کہا جاتا ہے۔

قدیم بھارت کی تاریخ

فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	برِّ صغیر ہند اور تاریخ	۱
۲۔	تاریخ کے ماخذ	۶
۳۔	ہڑپّا تہذیب	۱۰
۴۔	ویدک تہذیب	۱۵
۵۔	قدیم بھارت میں مذہبی رجحانات	۲۰
۶۔	جنپد اور مہاجنپد	۲۶
۷۔	موریہ عہد کا بھارت	۳۰
۸۔	موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں	۳۶
۹۔	جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں	۴۲
۱۰۔	قدیم بھارت : تہذیبی	۴۸
۱۱۔	قدیم بھارت اور دنیا	۵۴

S.O.I. Note : The following foot notes are applicable : (1) © Government of India, Copyright : 2016. (2) The responsibility for the correctness of internal details rests with the publisher. (3) The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line. (4) The administrative headquarters of Chandigarh, Haryana and Punjab are at Chandigarh. (5) The interstate boundaries amongst Arunachal Pradesh, Assam and Meghalaya shown on this map are as interpreted from the "North-Eastern Areas (Reorganisation) Act. 1971," but have yet to be verified. (6) The external boundaries and coastlines of India agree with the Record/Master Copy certified by Survey of India. (7) The state boundaries between Uttarakhand & Uttar Pradesh, Bihar & Jharkhand and Chattisgarh & Madhya Pradesh have not been verified by the Governments concerned. (8) The spellings of names in this map, have been taken from various sources.

مضمون تاریخ سے متعلق صلاحیتیں - چھٹی جماعت

چھٹی جماعت کے اختتام پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتیں نشو ونما پانا متوقع ہے۔

نمبر شمار	اکائی	صلاحیتیں
۱۔	تاریخ کی وقوع پذیری اور جغرافیائی خصوصیات	- عوامی زندگی پر جغرافیائی خصوصیات کا اثر سمجھنا۔ - تاریخ اور جغرافیہ کے آپسی ربط کو جاننا۔
۲۔	قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ کی زبانی پہچان	- تاریخی وسائل کا مشاہدہ کر کے پہچاننا۔ - تاریخی وسائل کا ذخیرہ کرنا۔ - تاریخی وسائل کی جماعت بندی کرنا۔ - تاریخی شے اور اشیا کی دیکھ بھال کی خود کوشش کرنا اور دوسروں کو ترغیب دینا۔
۳۔	ہڑپّا تہذیب	- شہروں کی سابقہ اور موجودہ تعمیری تشکیل کا موازنہ کرنا۔ - ہڑپا دور میں گندے پانی کی نکاسی کے مکمل انتظام کو جاننا۔ - ہڑپا دور کی عوامی زندگی اور تجارت کی معلومات حاصل کرنا۔
۴۔	ویدک تہذیب	- ویدک دور کے ادب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ - ویدک دور کی عوامی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ - آشرم کے نظام کو سمجھنا۔ - قدیم بھارتی خواتین کے سماج میں مقام پر بحث کرنا۔
۵۔	قدیم بھارت میں مذہبی رجحانات	- تمام مذاہب کے تئیں عزت پیدا کرنا۔ - تمام مذاہب کی تعلیمات میں مساوی باتیں تلاش کرنا۔ - وردھمان مہاویر اور گوتم بدھ کی تعلیمات کی اہمیت جاننا۔ - یہ سمجھنا کہ انسانیت اور مذہبی غیر جانبداری ہی سب سے اعلیٰ نظریہ ہے۔
۶۔	جنپد اور مہاجنپد	- نقشے میں جنپد اور مہاجنپد کے مقامات بتانا۔ - قدیم بھارت میں جنپد اور مہاجنپد کے عوامی حکومتی انتظام کی نوعیت سمجھنا۔ - حکومتی نظام کی نوعیت میں ہو رہی تبدیلی کو سمجھنا۔
۷۔	موریہ عہد کا بھارت	- بھارت کے یونان اور ایران سے تعلقات کی بنا پر ان کے درمیان کے لین دین کو جاننا۔ - موریہ عہد کے حکومتی حسن انتظام کو سمجھنا۔ - عوام کی بہبودی کے لیے سمراٹ اشوک کے کیے گئے اقدامات جاننا۔ - قدیم بھارتی ادب وفنون کی معلومات حاصل کرنا۔
۸۔	موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں (شمال کی قدیم حکومتیں)	- اُس زمانے کی حکومتی، معاشی، سماجی اور تہذیبی زندگی کو سمجھنا۔ - قدیم بھارت میں آنے والے سیاحوں کی معلومات حاصل کرنا۔ - قدیم بھارت کی شمال مشرقی حکومتوں کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا۔
۹۔	جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں	- اُس دور کے راج گھرانوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ - اس دور کی تہذیبی ترقی کو سمجھنا۔ - پلّو عہد میں بھارت کے جنوب مشرقی ایشیا سے تہذیبی تعلق کو جاننا۔
۱۰۔	قدیم بھارت : تہذیبی	- قدیم بھارتی ادب وفنون کی ترقی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ - ریاضی اور سائنس کے شعبوں میں بھارتیوں کی پیش رفت معلوم کرنا۔ - اس عہد کی عوامی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ - اس عہد میں علم کے شعبے میں ہونے والی ترقی کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔
۱۱۔	قدیم بھارت اور دنیا	- بھارتی تہذیب اور دیگر تہذیبوں کے مابین ہونے والے لین دین کو سمجھنا۔ - اس بات کو سمجھنا کہ نظریاتی اور تہذیبی لین دین سے انسانی علم وآگہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۔ برِّصغیر ہنداور تاریخ

۱ء۱ تاریخ کی تشکیل اور جغرافیائی خصوصیات
۱ء۲ بھارت کی جغرافیائی خصوصیات
۱ء۳ برِّ صغیر ہند

۱ء۱ تاریخ کی تشکیل اور جغرافیائی خصوصیات

پانچویں جماعت میں ہم نے انسان اور اُس کے اطراف کے ماحول سے گہرے تعلّق کے بارے میں تفصیل سے پڑھا ہے۔ ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ قدیم انسان کے معیارِ زندگی اور تکنیکی علوم میں ہونے والی تبدیلی اُس کے ماحول کے تغیّر سے کس طرح مربوط تھی۔ ہم اس بات کا بھی جائزہ لے چکے ہیں کہ پتھر کے زمانے کی تہذیب سے زراعت کو اہمیت دینے والی دریاؤں کے کناروں کی تہذیب تک انسانی تہذیب کی تاریخ کا سفر کس طرح طے ہوا۔

تاریخ سے مراد انسانی تہذیب کے سفر میں وقوع پذیر ہونے والے ہر قسم کے ماضی کے واقعات کی مربوط ترتیب ہے۔ مقام، زمانہ، شخص اور سماج تاریخ کے چار بنیادی ستون ہیں۔ ان کے بغیر تاریخ مرتب نہیں کی جاسکتی۔ ان میں 'مقام' کا تعلق جغرافیہ یعنی جغرافیائی حالات سے ہے۔ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ جغرافیائی حالات کئی طرح سے تاریخ پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

آیئے، بحث کریں۔

- آپ کے اطراف میں کون کون سے پیشے پائے جاتے ہیں؟
- آپ کے آس پاس کون سی فصلیں اُگائی جاتی ہیں؟

غذا، لباس، مکانوں کی تعمیر اور پیشے وغیرہ زیادہ تر اُس ماحول کی جغرافیائی خصوصیات پر منحصر ہوتے ہیں جس ماحول میں ہم رہتے ہیں۔ سماجی زندگی بھی اُن پر منحصر ہوتی ہے۔ مثال کے

گھروں کی قسمیں

طور پر پہاڑی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی میدانی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کی بہ نسبت زیادہ محنت طلب ہوتی ہے۔ پہاڑی خطوں میں زرخیز زمین بہت کم پائی جاتی ہے جبکہ میدانی خطوں میں زرخیز زمین بڑے پیمانے پر میسر ہوتی ہے۔ اس لیے پہاڑی خطے کے لوگوں کو اناج اور سبزیاں کم مقدار میں حاصل ہوتی ہیں۔ اُن کے مقابلے میں میدانی خطے کے لوگوں کو یہ چیزیں بھرپور مقدار میں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے اثرات اُن کی غذا پر نظر آتے ہیں۔ پہاڑی خطے کے لوگوں کو اپنی غذا کے لیے زیادہ تر شکار اور جنگل سے حاصل کی ہوئی اشیا پر منحصر رہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح دوسری کئی باتوں میں پہاڑی خطے اور میدانی خطے میں رہنے والے لوگوں کی طرزِ زندگی میں فرق دِکھائی دیتا ہے۔

ہم جس خطے میں رہتے ہیں وہاں کی آب و ہوا، بارش،

کھیتوں سے حاصل ہونے والی فصلیں، نباتات اور حیوانات وغیرہ ہماری گزر بسر کے ذرائع ہوتے ہیں۔ اُنھی کی مدد سے اُن خطوں کی طرزِ زندگی اور تہذیب ترقی پذیر ہوتی ہے۔ جہاں گزر بسر کے ذرائع کی فراوانی ہوتی ہے وہاں انسانی معاشرہ طویل مدت کے لیے بود و باش اختیار کرتا ہے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ آبادیاں دیہی بستیوں اور شہروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ ماحول کی تباہی، قحط، حملے یا دیگر وجوہ کی بنا پر جب گزر بسر کے ذرائع کی قلّت کا احساس ہونے لگے تب لوگوں کے لیے گاؤں چھوڑ کر جانا ضروری ہوجاتا ہے۔ دیہی بستیاں اور شہر اُجڑ جاتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات وقوع پذیر ہوچکے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہوتا ہے۔

۱ء۲ بھارت کی جغرافیائی خصوصیات

ہمارا ملک بھارت کافی وسیع و عریض ہے۔ اُس کے شمال میں ہمالیہ، مشرق میں بحیرۂ بنگال، مغرب میں بحرِ عرب اور جنوب میں بحرِ ہند ہے۔ بھارت کے جزائر اندمان اور نکوبار اور لکش دویپ کے علاوہ بقیہ سارا ملک جغرافیائی لحاظ سے غیر منقسم اور مسلسل ہے۔

قدیم بھارت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم جس قطعۂ اراضی کو ذہن میں رکھیں گے اُسی کا ذکر 'قدیم بھارت' کے طور پر کریں گے۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے پاکستان اور بنگلہ دیش بھارت ہی کا حصہ تھے۔

بھارت کی تاریخ کی تشکیل پر غور کریں تو درج ذیل چھے طبعی حصے اہم معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ ہمالیہ
۲۔ سندُھ، گنگا اور برہمپتر دریاؤں کا میدانی علاقہ
۳۔ تھر کا ریگستان
۴۔ دکن کی سطح مرتفع
۵۔ ساحلی علاقے
۶۔ سمندر میں پائے جانے والے جزائر

ہمالیہ پہاڑ

۱۔ ہمالیہ : ہندوکُش اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کی وجہ سے برصغیر ہند کے شمال میں گویا ایک ناقابلِ تسخیر دیوار کھڑی ہے۔ اس دیوار کی وجہ سے برصغیر ہند وسطی ایشیا کے ریگستان سے علیحدہ ہوا ہے۔ صرف ہندوکش پہاڑ میں درّۂ خیبر اور درّۂ بولان سے گزرنے والا خشکی کا تجارتی راستہ ہے۔ وسطی ایشیا سے گزرنے والے قدیم تجارتی راستے سے وہ جڑا ہوا تھا۔ چین سے نکل کر وسطی ایشیا سے ہوتا ہوا ملکِ عرب تک جانے والا یہ تجارتی راستہ 'ریشم شاہراہ' کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ اس راستے سے مغربی ممالک میں بھیجے جانے والے تجارتی سامان میں بطور خاص ریشم ہوا کرتا تھا۔ اسی درّے کے راستے کئی غیر ملکی حملہ آور قدیم بھارت میں داخل ہوئے۔ کئی غیر ملکی سیّاح اسی راستے سے بھارت میں آئے۔

درّۂ خیبر

۲۔ سندُھ-گنگا-برہمپتر دریاؤں کا میدانی علاقہ : یہ تین بڑے دریا سندُھ، گنگا اور برہمپتر اور اُن کے معاون دریاؤں کی وادیوں کا علاقہ ہے۔ یہ علاقہ مغرب کی جانب سندھ-پنجاب

دریائے گنگا

سے مشرق کی جانب موجودہ بنگلہ دیش تک پھیلا ہوا ہے۔ بھارت کی سب سے قدیم شہری ہڑپّا تہذیب اور اُس کے بعد کی قدیم جمہوری اور شہنشاہی سلطنتیں اسی علاقے میں پروان چڑھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

براعظم افریقہ کا صحارا ریگستان دنیا کا سب سے بڑا ریگستان ہے۔

تھر کا ریگستان

۳۔ تھر کا ریگستان : تھر کا ریگستان راجستھان، ہریانہ اور گجرات ریاستوں کے کچھ حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اُس کا کچھ حصہ موجودہ پاکستان میں بھی ہے۔ اس کے شمال میں دریائے ستلج، مشرق میں کوہِ اراولی کا سلسلہ، جنوب میں کَچھ کا رَن (ریگزار) اور مغرب میں دریائے سندھ ہے۔ ہماچل پردیش سے نکلنے والی گھگر نامی ندی تھر کے ریگستان میں پہنچتی ہے۔ پاکستان میں اس ندی کو ہاکرا کہتے ہیں۔ راجستھان اور پاکستان میں اب اس ندی کا پاٹ خشک ہو چکا ہے۔ اُس خشک پاٹ کے علاقے میں ہڑپّا تہذیب کے بے شمار مقامات بکھرے ہوئے ہیں۔

۴۔ دکن کی سطحِ مرتفع : ایک جانب مشرقی ساحل اور دوسری جانب مغربی ساحل اور اُن کے درمیان میں واقع بھارت کا زمینی علاقہ جنوب کی جانب تنگ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اُس کی مغربی سمت میں بحرِ عرب، جنوب میں بحرِ ہند اور مشرق میں بحیرۂ بنگال ہے۔ تین جانب سے پانی سے گھرا ہوا یہ زمین کا حصہ سمندر میں گھسی ہوئی کسی مثلث نما چوٹی کی طرح دِکھائی دیتا ہے۔ ایسے طبعی حصے کو 'جزیرہ نما' کہتے ہیں۔ بھارت کے جزیرہ نما کا بیشتر حصہ دکن کی سطحِ مرتفع سے گھرا ہوا ہے۔

دکن کی سطحِ مرتفع کے شمال میں ست پڑا اور وندھیا کے پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ اُس کی مغرب میں سہیادری کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ اُسے 'مغربی گھاٹ' بھی کہتے ہیں۔ سہیادری کے مغربی دامن میں کوکن اور ملبار کا ساحلی علاقہ ہے۔ دکن کی سطحِ مرتفع کی مشرقی جانب پہاڑی سلسلے کو 'مشرقی گھاٹ' کہتے ہیں۔ اس سطحِ مرتفع کی زمین زرخیز ہونے کی وجہ سے وہاں ہڑپّا تہذیب کے بعد کے زمانے میں زراعت کو اہمیت دینے والی کئی تہذیبیں پھولی پھلی تھیں۔ موریہ سلطنت قدیم بھارت کی سب سے بڑی سلطنت تھی۔ دکن کی سطحِ مرتفع اس سلطنت میں شامل تھی۔ موریہ سلطنت کے بعد کئی چھوٹی بڑی سلطنتیں یہاں ہو گزری ہیں۔

۵۔ ساحلی علاقے : قدیم بھارت میں ہڑپّا تہذیب کے زمانے سے مغربی ممالک کے ساتھ تجارت ہوا کرتی تھی۔ یہ تجارت بحری راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس لیے بھارت کی بندرگاہوں پر غیر ممالک کی تہذیب اور لوگوں سے بھارت کا ربط اور لین دین ہوا کرتا تھا۔ بعد کے زمانے میں خشکی کے راستے یعنی زمین سے تجارت اور تہذیبی لین دین کا آغاز ہوا۔ اس کے باوجود بحری راستے کی اہمیت اپنی جگہ قائم رہی۔

۶۔ سمندر میں پائے جانے والے جزائر : بحیرۂ بنگال میں اندمان اور نکوبار بھارت کے جزائر ہیں۔ اسی طرح جزائر الہند لکش دویپ بحرِ عرب میں واقع ہیں۔ پرانے زمانے کی بحری تجارت میں ان جزائر کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ 'پیرِپلس آف دی

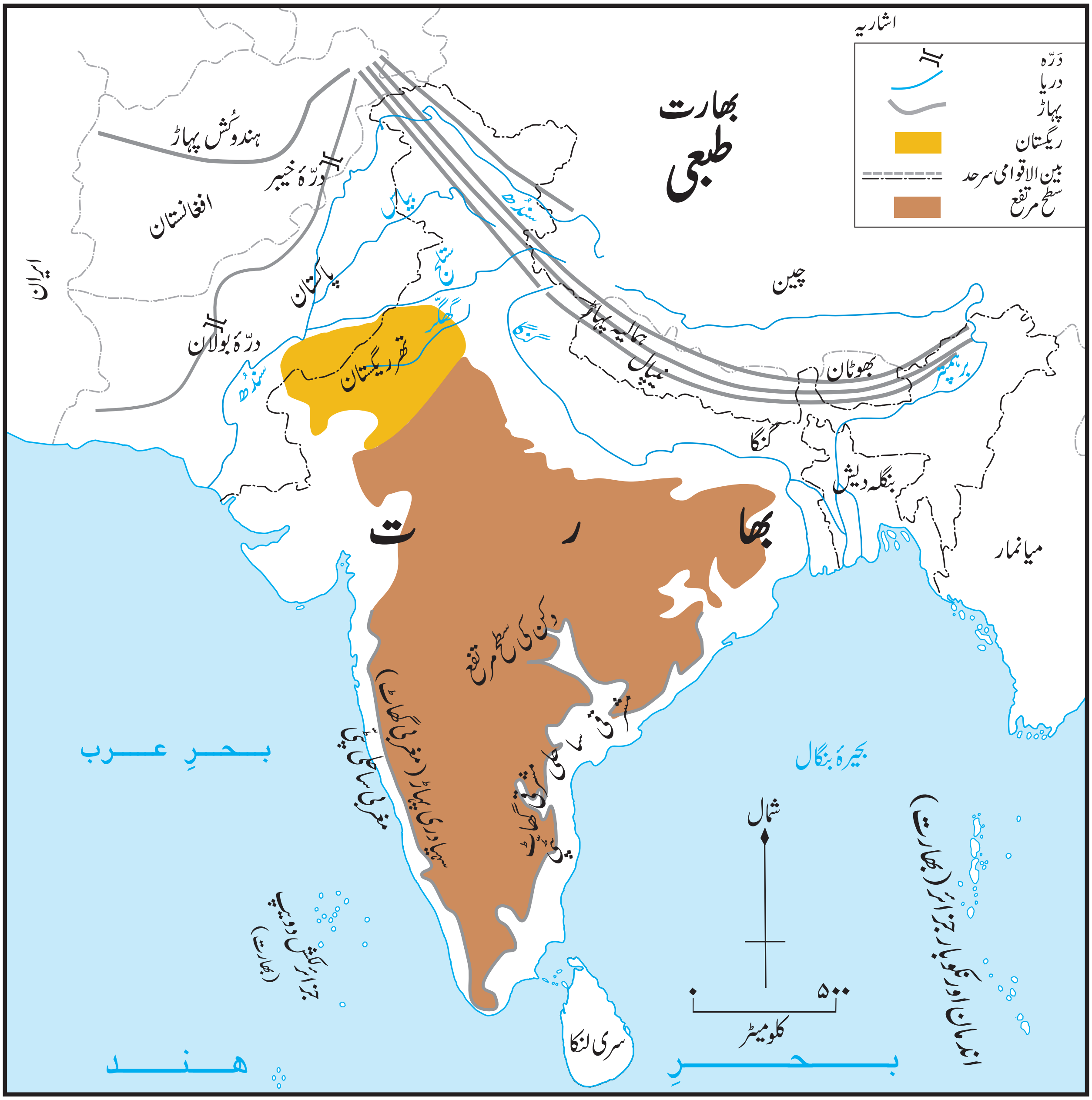

اریتھرین سی' ایک کتاب ہے جس میں 'بحرِ احمر' کے بارے میں معلومات درج ہے۔ اس کتاب میں بھارت کے جزائر کا بھی ذکر ہے۔ اس کتاب کو ایک نامعلوم یونانی جہازراں نے قلمبند کیا ہے۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں نیچے دیے ہوئے مقامات کا اندراج کیجیے۔

۱۔ کوہِ ہمالیہ
۲۔ تھر کا ریگستان
۳۔ مشرقی ساحلی علاقہ

جزیرۂ اندمان

۱۔۳ برصغیر ہند

ہڑپّا اور موہنجو داڑو شہر موجودہ پاکستان میں ہیں۔

افغانستان، پاکستان، نیپال، بھوٹان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور ہمارا بھارت اِن ممالک کو ملا کر جو زمینی علاقہ وجود میں آیا اُسے جنوبی ایشیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی زمینی علاقے میں بھارت کی وسعت اور اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس خطے کو 'برصغیر ہند' کا نام دیا گیا ہے۔ ہڑپّا تہذیب خاص طور پر برصغیر ہند کے شمال مغرب کے علاقے میں پروان چڑھی۔

ہمارے پڑوسی ممالک چین اور میانمار جنوبی ایشیا یا برصغیر ہند کا حصہ نہیں ہیں۔ پھر بھی قدیم بھارت سے اُن کا تاریخی تعلق رہا ہے۔ قدیم بھارت کی تاریخ کے مطالعے میں اُنھیں اہم مقام حاصل ہے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ تاریخ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ انسانی معاشرہ طویل مدت کے لیے بود و باش کہاں اختیار کرتا ہے؟

۳۔ پہاڑی خطوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنی غذا کے لیے خاص طور سے کس بات پر منحصر رہنا پڑتا ہے؟

۴۔ بھارت کی سب سے زیادہ قدیم شہری تہذیب کون سی ہے؟

(۲) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ انسانوں کی سماجی زندگی کن باتوں پر منحصر ہوتی ہے؟

۲۔ ہم جہاں رہتے ہیں اُس علاقے کی کون سی چیزیں ہماری گزر بسر کا ذریعہ ہوتی ہیں؟

۳۔ کس علاقے کو 'برصغیر ہند' کہتے ہیں؟

(۳) وجوہات لکھیے :

۱۔ تاریخ اور جغرافیہ کا رشتہ اٹوٹ ہوتا ہے۔

۲۔ لوگوں کو گاؤں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔

(۴) پہاڑی خطے اور میدانی خطے کے لوگوں کی زندگی کے فرق کو واضح کیجیے۔

(۵) درسی کتاب میں دیے ہوئے بھارت - طبعی کے نقشے کا مشاہدہ کر کے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے :

۱۔ بھارت کے شمال میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟

۲۔ بھارت کے شمالی جانب سے کون سا راستہ آتا ہے؟

۳۔ دریائے گنگا اور دریائے برہمپتر کہاں ملتی ہیں؟

۴۔ بھارت کے مشرق میں کون سے جزائر ہیں؟

۵۔ تھر کا ریگستان بھارت کی کس سمت میں ہے؟

سرگرمی :

۱۔ اپنے اطراف میں پائے جانے والے پانی کے ذخائر سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ دنیا کے خاکے میں درج ذیل اجزا دِکھائیے :

الف۔ کوہِ ہمالیہ

ب۔ ریشم شاہراہ

ج۔ ملک عرب

***

مختلف پوشاکیں

۲۔ تاریخ کے ماخذ

۲ء۱ مادّی ماخذ
۲ء۲ تحریری ماخذ
۲ء۳ زبانی ماخذ
۲ء۴ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ
۲ء۵ تاریخ نویسی سے متعلق برتی جانے والی احتیاط

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

- آپ کے گھر میں دادا دادی کے زمانے کی جو چیزیں ہیں اُن کی فہرست بنائیے۔
- آپ اپنے اطراف / گاؤں میں پائی جانے والی کسی پرانی عمارت سے متعلق معلومات جمع کیجیے۔

ہمارے آبا واجداد نے استعمال کی ہوئی کئی چیزیں آج بھی موجود ہیں۔ اُن کی کندہ کی ہوئی مختلف تحریریں ہمارے ہاتھ لگی ہیں۔ ان ماخذات کی مدد سے ہمیں تاریخ کا علم ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ رسم و رواج، روایات، عوامی فن، عوامی ادب، تاریخی دستاویزات کی مدد سے ہمیں تاریخ کا علم ہوتا ہے۔ ان تمام اشیا کو 'تاریخ کے ماخذ' کہتے ہیں۔

تاریخ کے ماخذ تین قسم کے ہوتے ہیں؛ مادّی ماخذ، تحریری ماخذ، زبانی ماخذ۔

بتایئے تو بھلا!

- قلعے، غار، استوپ وغیرہ کو 'مادّی ماخذ' کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کن عمارتوں کو مادّی ماخذ کہتے ہیں؟

۲ء۱ مادّی ماخذ

روزمرہ کی زندگی میں انسان مختلف قسم کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ پہلے کے انسانوں کی استعمال کی ہوئی کئی اشیا ہمیں اہم معلومات فراہم کرسکتی ہیں۔ قدیم اشیا میں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں کی بناوٹ، اُن کے رنگ اور نقش و نگار کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس برتن کا تعلق کس زمانے سے رہا ہوگا۔ زیورات اور دیگر اشیا سے انسانی سماج کے آپسی تعلقات کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اناج، پھلوں کے بیج اور جانوروں کی ہڈیوں سے غذاؤں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ مختلف زمانوں میں انسانوں کے تعمیر کیے ہوئے مکانات اور عمارتوں کے باقیات ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ سکّے اور مہریں بھی ملتی ہیں۔ ان تمام چیزوں کی مدد سے انسانی طرزِ عمل کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ان تمام اشیا اور عمارتوں یا اُن کے باقیات کو تاریخ کے 'مادّی ماخذ' کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اناج کا دانہ زیادہ دنوں تک محفوظ نہیں رہتا۔ اناج کے دانوں کو کیڑے بھوسے یا سفوف میں بدل دیتے ہیں۔ پرانے زمانے میں اناج کو پیسنے سے پہلے بھونا جاتا تھا اور پھر اُسے پیسا جاتا تھا۔ اناج بھونتے وقت کچھ دانے زیادہ بھن جاتے یا جل جاتے تو اُنھیں پھینک دیا جاتا تھا۔ اس طرح کے جلے ہوئے دانے برسہا برس تک محفوظ رہتے ہیں۔ وہ کھدائی میں دستیاب ہوتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں جانچ کیے جانے پر اُنھیں پہچانا جاسکتا ہے کہ وہ کس اناج کے دانے ہیں۔

سکّے

زیورات

مٹی کے برتن کا کھاپرا (ٹکڑا)

برتن

کیا آپ جانتے ہیں؟

مندروں کی دیواریں، غاروں کی دیواریں، پتھر کی سلیں، تانبے کی تختیاں، برتن، کچی اینٹیں، تاڑ کے پتّے، بھوج پتر وغیرہ تحریری ماخذات کی مثالیں ہیں۔ ان پر تحریریں کندہ کی جاتی تھیں۔

تانبے کی تختی

پتھر کی سل/کتبہ

۲ء۲ تحریری ماخذ

پتھر کے زمانے کے انسان نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے کئی واقعات اور جذبات کو تصاویر کے ذریعے ظاہر کیا ہے۔ ہزاروں سال گزر جانے کے بعد انسان کو لکھنے کا فن آیا۔

ابتدا میں انسان کسی بات کو تحریر میں لانے کے لیے علامتوں اور نشانیوں کا استعمال کرتا تھا۔ پھر ہزاروں سال گزرنے کے بعد اُن علامتوں اور نشانیوں سے رسم الخط وجود میں آیا۔

ابتدائی زمانے میں شکستہ برتنوں کے ٹکڑے، کچی اینٹیں، درخت کی چھال، بھوج پتر جیسی اشیا کو بیاض کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس طرح کی اشیا پر کسی نوکدار چیز سے تحریر کندہ کی جاتی تھی۔ تجربہ اور علم جیسے جیسے بڑھتا گیا اُس کے ساتھ ہی انسان نے مختلف طریقوں سے لکھنا شروع کیا۔ اِردگرد وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور دربار میں ہونے والی کارروائیوں کی روداد وغیرہ تحریری شکل میں محفوظ کرنے کا طریقہ رائج ہوا۔ کئی حکمرانوں نے اپنے فرمان، مقدموں کے فیصلے، وقف نامے پتھر یا تانبے کی تختیوں پر کندہ کروائے تھے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد ادب کی کئی قسمیں وجود میں آئیں۔ مذہبی و سماجی نوعیت کی کتابیں، ڈرامے، نظمیں، سفرنامے اور سائنسی موضوعات پر مضامین لکھے جانے لگے جن کے مطالعے سے اُس زمانے کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد ملی۔ اس سارے ادبی سرمائے کو 'تحریری ماخذ' کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھوج پتّر بھوج نامی درخت کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔ یہ درخت کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔

بھوج درخت

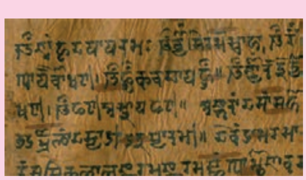

بھوج پتر

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

- آپ اپنے گرد و پیش/ گاؤں کے میوزیم (عجائب گھر) میں جائیے۔ وہاں کون کون سی اشیا ہیں، اُن کے بارے میں مضمون لکھیے۔
- پتھر کی چکّی کے لوک گیتوں کو جمع کیجیے۔
- مختلف لوک گیت حاصل کیجیے۔ اُن میں سے ایک لوک گیت اپنے اسکول کے ثقافتی پروگرام میں پیش کیجیے۔

۲٫۳ زبانی ماخذ

نظم کے بند، لوک گیت (عوامی گیت) اور لوک کہانیوں پر مشتمل ادب تحریری صورت میں دستیاب نہیں ہوتا۔ اُس کو تخلیق کرنے والا نامعلوم ہوتا ہے۔ وہ نسل در نسل لوگوں تک پہنچتا ہے۔ ایسے ادب کو زبانی طور پر محفوظ ہونے والا ادب کہتے ہیں۔ نظمیں، عوامی گیت، عوامی فن جیسے عوامی ادب کی قسمیں اس میں شامل ہیں۔ اِن ذرائع کو تاریخ کے 'زبانی ماخذ' کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- **نظم کا بند -**

تم شہنشاہ ہم آپ کے داس
رہے کرم شاہ کا ٹوٹ نہ جائے آس
(شہنشاہ جہانگیر کی شادی کی تقریب)

- **لوک گیت -**

اوّل نام کُھدا کا لیجئے دوجے نبی رسول
تیجے نام برہی کا لیجئے بات جاؤں نہ بھول
کنٹھ سرسوتی میں تو کنٹھ بیٹھ جائے میرے
نجو خاں کا ساکھا کیتا سرن جاؤں میں رے
(کھدا - خدا)

کیا آپ جانتے ہیں؟

قدیم بھارت کی تاریخ - مرتب کرنے کے ماخذ

مادّی ماخذ

اشیا	تعمیرات
غار کی تصویریں	غار
مٹّی کے برتن	گھر
مٹّی کی مورتیاں	استوپ
منکے	گپھائیں
ہیرے، زیورات	مندر
پتھر کی مورتیاں	چرچ
دھات کی اشیا	مسجد
سکّے	ستون
ہتھیار	

تحریری ماخذ

- ہڑپّا رسم الخط میں تحریریں
- ویدک ادب
- میسوپوٹیمیا میں اینٹوں پر کی تحریریں
- مہابھارت اور رامائن کے قلمی نسخے
- جین، بودھ ادب
- یونانی تاریخ نویسوں اور سیّاحوں کی تحریریں
- چینی سیّاحوں کے سفرنامے
- صَرف ونحو اور قواعد کی کتابیں، مذہبی کتابیں اور کندہ تحریریں

زبانی ماخذ

قدیم بھارت میں زبانی روایت کے مطابق محفوظ کیا ہوا ویدک، بودھ اور جین ادب اب تحریری شکل میں دستیاب ہے۔ پھر بھی اُسے حفظ کرنے (یاد رکھنے) کی روایت آج بھی جاری ہے۔ تاریخ مرتب کرنے کے لیے جب اس کا استعمال ہوتا ہے تب اس کا شمار زبانی ماخذات میں ہوتا ہے۔

۲.۴ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ

پتھر کے زمانے سے عیسوی سن کی آٹھویں صدی تک کا زمانہ بھارت کی تاریخ کا قدیم زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ بھارت کے پتھر کے زمانے سے متعلق جانکاری آثارِ قدیمہ کی کھدائی سے حاصل ہوتی ہے۔ اُس زمانے میں رسم الخط نے ترقی نہیں کی تھی۔ قبل مسیح ۱۵۰۰ سے قدیم تاریخ کی معلومات ویدک ادب سے حاصل ہوتی ہے۔ ابتدا میں وید تحریری شکل میں نہیں تھے۔ اُنھیں حفظ کرنے کے اُصول کو بھارت کے قدیم لوگوں نے ترقی دی تھی۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد اُن کو لکھا گیا۔ ویدک ادب اور اُس کے بعد لکھا گیا ادب قدیم بھارت کی تاریخ کا ایک اہم ماخذ ہے۔ ان میں برہمن گرنتھ، ویدک ادب کے روحانیت پر مشتمل ابواب، رامائن اور مہابھارت کے رزمیے، جین اور بودھ گرنتھ، ڈرامے، نظمیں، کتبوں کی تحریریں، ستونوں کی تحریریں، غیرملکی سیّاحوں کے سفرنامے وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح آثارِ قدیمہ کی کُھدائی میں دستیاب ہونے والی اشیا، قدیم تعمیرات، سکّے جیسے کئی ماڈی ماخذات کی مدد سے ہمیں قدیم بھارت کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

۲.۵ تاریخ نویسی سے متعلق برتی جانے والی احتیاط

تاریخ کے ماخذ کا استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ کوئی تحریری ثبوت محض پرانا ہونے کی وجہ سے قابلِ اعتنا ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ یہ کس نے لکھا، کیوں لکھا، کب لکھا اس کی چھان بین کرنا پڑتی ہے۔ مختلف النوّع قابلِ اعتبار ماخذ سے اخذ کیے گئے نتائج باہم جانچ کر دیکھنے پڑتے ہیں۔ تاریخ مرتّب کرنے کے عمل میں اس طرح کی باریک بینی سے کی جانے والی جانچ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

آپ کیا کریں گے؟

- آپ کو ایک قدیم سکہ ملا۔
  - اپنے پاس رکھیں گے۔
  - والدین کو دیں گے۔
  - میوزیم (عجائب گھر) میں جمع کریں گے۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ بیاض کے طور پر کن اشیا کا استعمال کیا جاتا تھا؟

۲۔ ویدک ادب سے کس طرح کی معلومات حاصل ہوتی ہے؟

۳۔ زبانی روایات نے کس ادب کو محفوظ کر رکھا ہے؟

(۲) درج ذیل ماخذات کی ماڈی، تحریری اور زبانی ماخذات میں درجہ بندی کیجیے:

تانبے کی تختیاں، لوک کہانیاں، مٹی کے برتن، منکے، سفرنامے، نظموں کے بند، کتبوں کی تحریر، پواڑے، ویدک ادب، استوپ، سکّے، بھجن، مذہبی کتاب

ماڈی ماخذ	تحریری ماخذ	زبانی ماخذ
....	....	....
....	....	....
....	....	....

(۳) سبق میں دیے ہوئے مٹی کے برتن دیکھیے اور اُن کے ماڈل تیار کیجیے۔

(۴) کسی سکّے کا مشاہدہ کیجیے اور اُس سے متعلق معلومات خالی جگہ میں درج کیجیے:

سکے پر چھپی ہوئی تحریر ، استعمال کی گئی دھات ، سکے پر لکھا ہوا سن

....

سکے پر بنی ہوئی علامت، سکے پر بنی ہوئی تصویر، زبان

....

وزن، شکل، قیمت

....

(۵) کون کون سی باتیں زبانی طور پر آپ کی یادداشت میں ہیں؟ اُنھیں گروہ میں پیش کیجیے۔

مثلاً: نظم، قرآنی آیات، دعا، پہاڑے، وغیرہ

سرگرمی:

ماڈی اور تحریری ماخذ کی تصویریں جمع کیجیے اور 'بال آنند' کی تقریب میں اُن تصویروں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔

***

۳۔ ہڑپّا تہذیب

۳ء۱ ہڑپّا تہذیب
۳ء۲ شہر کی منصوبہ بندی
۳ء۳ مہریں۔ برتن
۳ء۴ بڑا غسل خانہ
۳ء۵ عوامی زندگی
۳ء۶ تجارت
۳ء۷ زوال کے اسباب

۳ء۱ ہڑپّا تہذیب

پنجاب میں دریائے راوی کے کنارے ہڑپّا کے مقام پر ۱۹۲۱ء میں پہلی کُھدائی کا کام شروع ہوا۔ اس لیے اس تہذیب کو ’ہڑپّا تہذیب‘ کہتے ہیں۔ اس تہذیب کو ’سندھ تہذیب‘ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

ہڑپّا کے جنوب میں تقریباً ۶۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے سندھ کی وادی میں موہنجوداڑو کے مقام پر کھدائی کی گئی۔ ہڑپّا اور موہنجوداڑو کے مقامات پر کھدائی میں اشیا اور تعمیرات کے جو باقیات حاصل ہوئے اُن میں کمال درجے کی مشابہت تھی۔ دھولاویرا، لوتھل، کالی بنگن، دائم آباد وغیرہ مقامات پر بھی

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں ہڑپّا تہذیب کے مقامات کے نام لکھیے۔

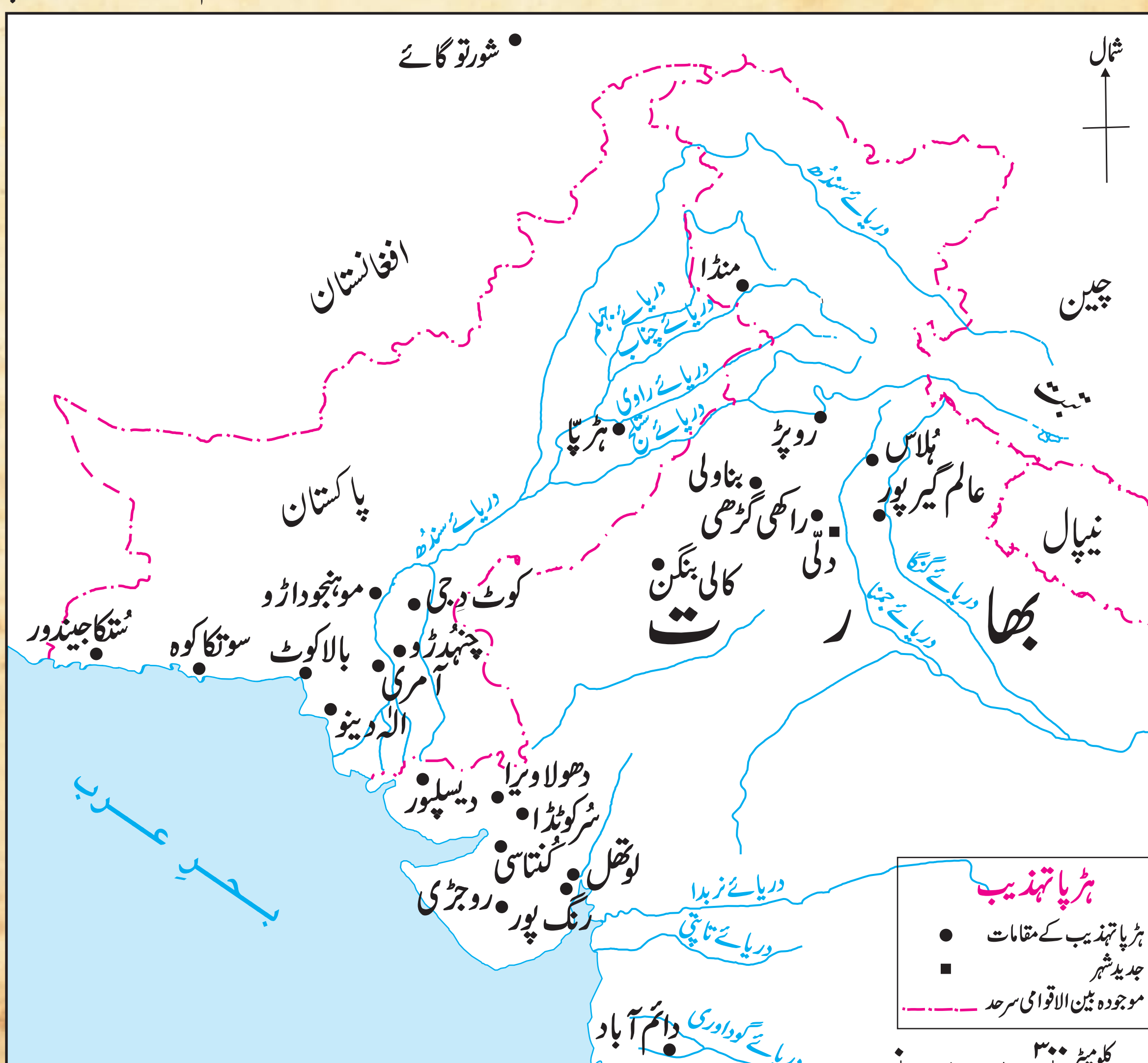

کھدائی میں اسی قسم کے باقیات ملے ہیں۔

عام طور پر ہڑپّا تہذیب کی خصوصیات ہر جگہ یکساں ہی پائی جاتی ہیں۔ اُن میں شہروں کی منصوبہ بندی، سڑکیں، مکانات کی تعمیر، گندے پانی کی نکاسی کا انتظام، مہریں، برتن، کھلونے، مُردوں کو دفنانے کے طریقے خاص طور پر شامل ہیں۔

بتایئے تو بھلا!

- آپ کے آس پاس/گاؤں کے گھروں کی طرزِ تعمیر کیسی ہے؟
- کیا مکانات کھپریل والے، کوٹھے والے، ڈھلوان چھت والے ہیں؟

۳ء۲ شہر کی منصوبہ بندی

ہڑپّا تہذیب کے لوگوں کے مکانات اور دیگر تعمیری کام خاص طور پر پکّی اینٹوں کے تھے۔ کچھ جگہوں پر کچّی اینٹوں اور پتھروں کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ درمیان میں چوکون آنگن اور اُس کے اطراف کمرے ہوا کرتے تھے۔ گھروں کے آنگن میں کنویں، غسل خانے اور بیت الخلا ہوا کرتے تھے۔ گندے پانی کی نکاسی کا عمدہ انتظام ہوا کرتا تھا۔ اس کے لیے مٹی کی پکّی پرنالیاں (نابدان) استعمال کی جاتی تھیں۔ سڑکوں کے نالے اینٹوں سے بنائے جاتے تھے۔ وہ ڈھکی ہوئے ہوتے تھے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ لوگ حفظانِ صحت کے بارے میں کس قدر بیدار مغز تھے۔

ہڑپّا تہذیب میں کنواں

بتایئے تو بھلا!

- گندے پانی کی نکاسی والی نالیاں اگر ڈھکی ہوئی نہ ہوں تو حفظانِ صحت سے متعلق کون کون سے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

چوڑی سڑکیں اس طریقے سے بنائی جاتیں کہ وہ ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ میں قطع کریں، اس طرزِ تعمیر کی وجہ سے چوکون شکل کی جو خالی جگہ ہوتی اُس میں مکانات تعمیر کیے جاتے۔ شہروں کو دو یا دو سے زائد حصّوں میں تقسیم کیا جاتا اور ہر حصّے کے گرد فصیل بنائی جاتی۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں۔

ایک آلو لیجیے۔ اُسے درمیان سے کاٹیے۔ کٹے ہوئے حصّے پر کیل کی مدد سے کچھ حرف، شکلیں کندہ کیجیے۔ کندہ کیا ہوا حصّہ روشنائی یا رنگ میں ڈبویئے۔ رنگین حصّے کو کورے کاغذ پر رکھ کر ہلکے سے دبایئے۔ کیا ہوتا ہے، اُس کا مشاہدہ کیجیے۔

۳ء۳ مہریں-برتن

ہڑپّا تہذیب کی مہریں بالخصوص مربع نما اسٹیٹائٹ نامی پتھر سے بنائی جاتی تھیں۔ مہروں پر مختلف جانوروں کی شکلیں ہیں۔ اُن میں بیل، بھینس، ہاتھی، گینڈا اور شیر جیسے حقیقی جانور اور ایک سینگ والے خیالی جانور دِکھائی دیتے ہیں۔ دیگر جانوروں کی شکلوں کی طرح انسانوں کی شکلیں بھی بنی ہیں۔ یہ مہریں نقش اُبھارنے کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔

مہریں

آ یئے، عمل کر کے دیکھیں۔

مٹی کے برتن کس طرح تیار کیے جاتے ہیں، اس کی معلومات حاصل کرنے کے لیے مٹی کے برتن تیار کرنے والے کاریگر سے ملاقات کیجیے۔

- کس قسم کی مٹی استعمال کرتے ہیں؟
- مٹی کہاں سے لاتے ہیں؟
- ایک مٹی کا برتن تیار ہونے کے لیے کتنا وقت درکار ہوتا ہے؟

ہڑپّا تہذیب کے مقامات کی کُھدائی میں مختلف قسم اور بناوٹ کے برتن ملے ہیں۔ اُن میں لال رنگ کی سطح پر کالے رنگ سے نقش و نگار بنائے ہوئے برتن ہیں۔ نقش و نگار کے نمونوں میں مچھلی کے سفنوں، ایک دوسرے میں پھنسے ہوئے دائرے، پیپل کے پتّوں جیسے ڈیزائن شامل ہیں۔ ہڑپّا تہذیب کے لوگ مرے ہوئے شخص کو دفناتے وقت اُس کی لاش کے ساتھ مٹّی کا برتن بھی رکھتے تھے۔

برتن

مشاہدہ کیجیے۔

آپ اپنے گرد و پیش کے تیراکی کے حوض (سوئمنگ پل) کو دیکھنے جایئے۔ حوض میں پانی بدلنے اور نیا پانی بھرنے کے طریقے کا مشاہدہ کیجیے۔

موجودہ تیراکی کے حوض اور ہڑپّا تہذیب کے زمانے کے غسل خانہ کا موازنہ کیجیے۔

۴ء۳ بڑا غسل خانہ

موہنجو داڑو میں ایک وسیع و عریض غسل خانہ دریافت ہوا ہے۔ اس بڑے سے غسل خانے میں تقریباً ۲ء۵ میٹر گہرا نہانے کا حوض تھا جس کی لمبائی تقریباً ۱۲ر میٹر اور چوڑائی تقریباً ۷ر میٹر تھی۔ حوض کا پانی رِسنے نہ پائے اس لیے حوض کو اندر کی جانب سے پکّی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ حوض میں اُترنے کا انتظام تھا۔ وقتاً فوقتاً پانی بدلنے کا بھی انتظام تھا۔

موہنجو داڑو میں واقع بڑا غسل خانہ

بتایئے تو بھلا!

- اپنے اطراف/ گاؤں میں اُگائی جانے والی فصلوں اور پھلوں کے نام لکھیے۔
- آپ کے گرد و پیش/ گاؤں کے لوگ کس قسم کے کپڑے استعمال کرتے ہیں؟
- آپ کو جن زیورات کا علم ہے اُن کے نام بتایئے۔

۳ء۵ عوامی زندگی

ہڑپّا تہذیب کے لوگ کاشتکاری کیا کرتے تھے۔ کالی بنگن کے مقام پر جوتے ہوئے کھیت کا ثبوت دستیاب ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ مختلف قسم کی فصلیں اُگاتے تھے۔ اُن میں گیہوں، جَو (بارلی) خاص فصلیں تھیں۔ راجستھان میں جَو اور گجرات میں ناچنی کی فصلیں بڑے پیمانے پر اُگائی جاتی تھیں۔ ان کے علاوہ مٹر، تِل، مسوٗر وغیرہ کی فصلیں بھی اُگائی جاتی تھیں۔ ہڑپّا تہذیب کے لوگوں کو کپاس کا علم تھا۔

کھدائی میں پائے گئے مجسّموں اور مہروں پر بنی ہوئی تصویروں اور کپڑوں کے باقیات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ کپڑے بُنتے ہوں گے۔ گھٹنوں تک کا لباس اور چادریں عورتوں اور مردوں کے لباس میں شامل تھیں۔

کُھدائی میں مختلف قسم کے زیورات دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ زیورات سونے، تانبے اور قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے تھے۔ اسی طرح سیپ، کوڑی اور بیجوں کے بھی ہوتے تھے۔ عورت اور مرد کئی لڑیوں کے ہار، انگوٹھیاں، بازوبند اور کمرپٹے جیسے زیورات استعمال کرتے تھے۔ عورتیں بازوؤں تک چوڑیاں پہنتی تھیں۔

ہڑپّا کے زیورات

ہڑپّا دور کے فن کا عمدہ نمونہ یعنی وہاں دریافت ہونے والا ایک غیر معمولی اور منفرد مجسّمہ۔ اُس مجسّمے کے چہرے کی ہر تفصیل انتہائی واضح ہے۔ اتنا ہی نہیں اُس نے شانے پر جو شال اوڑھ رکھی ہے اُس پر تین پتیوں کی نقاشی بڑے ہی خوبصورت انداز میں دِکھائی گئی ہے۔

ہڑپّا دور کے فن کا نمونہ

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

اپنے قریبی کرانے کی دکان پر جائیے۔ دکان دار اپنی دکان کے لیے کرانے کا سامان کہاں سے لاتا ہے، اس سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔ اشیا کی فہرست بنائیے۔

۳ء۶ تجارت

ہڑپّا تہذیب کے لوگ بھارت اور بھارت سے باہر کے لوگوں کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔ دریائے سندھ کی وادی میں اعلیٰ درجے کی کپاس پیدا ہوتی تھی۔ وہ مغربی ایشیا، جنوبی یورپ اور مصر جیسے ممالک کو برآمد کی جاتی تھی۔ سوتی کپڑا بھی برآمد کیا جاتا تھا۔ مصر کو ململ کا کپڑا بھی ہڑپّا تہذیب کے تاجر بھیجا کرتے تھے۔ کشمیر، جنوبی بھارت، ایران، افغانستان، بلوچستان سے چاندی، جست، قیمتی پتھر، موتی، دیودار کی لکڑی وغیرہ اشیا لائی جاتی تھیں۔ غیر ممالک سے ہونے والی تجارت خُشکی اور بحری دونوں راستوں سے ہوا کرتی تھی۔ کُھدائی میں پائی جانے والی چند مہروں پر جہازوں کی تصویریں کندہ ہیں۔ لوتھل کے مقام پر کافی بڑی بندرگاہ دریافت ہوئی ہے۔ ہڑپّا تہذیب کی تجارت بحرِ عرب کے ساحل سے ہوا کرتی تھی۔

لوتھل کے مقام کی بندرگاہ (باقیات کی مدد سے تشکیلِ نو)

۷ء۳ زوال کے اسباب

بار بار آنے والے سیلاب، باہر سے آنے والے حملہ آور، تجارت میں واقع ہونے والی کمی ہڑپّا تہذیب کی تنزّلی کے اسباب تھے۔ اس کے ساتھ بارش کی مقدار میں کمی، ندیوں کا خشک ہونا، زلزلے، سطحِ سمندر میں تبدیلی جیسے اسباب کی بنا پر کچھ مقامات اُجڑ گئے۔ بڑے پیمانے پر لوگوں نے نقلِ مکانی کی اور اس طرح ہڑپّا تہذیب کے شہر زوال پذیر ہوگئے۔

ہڑپّا تہذیب ترقّی یافتہ اور خوش حال شہری تہذیب تھی جس نے بھارت کی تہذیب کی بنیاد رکھی۔

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ اس تہذیب کو 'ہڑپّا تہذیب' کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ ہڑپّا تہذیب کے برتنوں کے نقش و نگار میں کس طرح کے ڈیزائن شامل ہیں؟

۳۔ ہڑپّا تہذیب کے تاجر مصر کو کون سا کپڑا بھیجا کرتے تھے؟

(۲) قدیم مقامات دیکھنے جائیں گے تو آپ کیا کریں گے؟

مثلاً - مقام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، آلودگی کو روکنا، تاریخی ماخذات کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

(۳) موہنجوداڑو کے غسل خانے کی تصویر بنایئے۔

(۴) ہڑپّا دور کی عوامی زندگی کی معلومات نیچے دی ہوئی جدول میں لکھیے:

اہم فصلیں	لباس	زیورات
(۱)	....	....
(۲)................	....	....
(۳)................	....	....
(۴)................	....	....

(۵) ایک لفظ میں جواب لکھیے۔ ایسے سوال آپ خود بنایئے اور اُن کے جواب لکھیے۔

مثلاً - ہڑپّا تہذیب کی مہریں تیار کرنے کے لیے استعمال کیا گیا پتھر۔

(۶) ہڑپّا تہذیب کے زمانے کی دنیا کی دوسری تہذیبوں کو دنیا کے خاکے میں دِکھایئے۔

سرگرمی:

۱۔ آپ اپنے اسکول کا خاکہ بنایئے اور اسکول کی مختلف جگہوں کو دِکھایئے۔ مثلاً: کتب خانہ، میدان، کمپیوٹر روم، وغیرہ۔

۲۔ اپنے گاؤں اور گھر میں اناج کا ذخیرہ کرنے کے طریقے سے متعلق تفصیلی نوٹ تیار کیجیے۔

***

ہڑپّا دور کے کھلونے

۴۔ ویدک تہذیب

۴ء۱ ویدک ادب
۴ء۲ خاندانی نظام، روزمرہ کی زندگی
۴ء۳ زراعت، گلّہ بانی، معاشی اور سماجی زندگی
۴ء۴ مذہبی تصوّر
۴ء۵ نظامِ حکومت

۴ء۱ ویدک ادب

’وید‘ ادب پر مبنی تہذیب کو ’ویدک تہذیب‘ کہتے ہیں۔ وید کو قدیم ترین ادب تسلیم کیا جاتا ہے۔ کئی رِشی منیوں نے ویدوں کو تخلیق کیا۔ ویدوں کے کچھ حمدیہ حصّے عورتوں کی ذہنی و فکری کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔

ویدک ادب سنسکرت زبان میں تخلیق کیا گیا تھا۔ ویدک ادب کا سرمایہ بے حد مالا مال ہے۔ رِگ وید کو اس ادب کی بنیادی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ یہ کتاب منظوم ہے۔ بشمول رِگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھرو وید چار وید ہیں۔ ان چار ویدوں کی کتاب کو ’سنہتا‘ کہتے ہیں۔ لفظ ’وِد‘ کا مطلب جاننا ہوتا ہے۔ اسی سے اسم ’وید‘ بنا ہے جس کا مطلب جانکاری یا علم ہوتا ہے۔ زبانی طور پر یاد کر کے ویدوں کو محفوظ کیا گیا۔ ویدوں کو ’شروتی‘ بھی کہتے ہیں۔

رِگ وید سنہتا : رِچا سے بنے ہوئے وید کو ’رِگ وید‘ کہتے ہیں۔ ’رِچا‘ یعنی حمد و ثنا کے لیے تخلیق کی گئی نظم۔ کسی دیوتا کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لیے کئی رِچاؤں کو یکجا کر کے بنائے گئے مجموعے کو ’سُکْت‘ یعنی بھجن کہتے ہیں۔ رِگ وید سنہتا میں مختلف دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کرنے والے بھجن ہیں۔

یجر وید سنہتا : یجر سنہتا میں یگیہ میں پڑھے جانے والے منتر ہیں۔ یگیہ کی رسومات میں کون سے منتر کب اور کیسے پڑھے جائیں اس کی رہنمائی بھی اس سنہتا میں کی گئی ہے۔ سنہتا منظوم منتر اور منتروں کی نثری وضاحت پر مشتمل ہے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
>
> **کچھ ابھنگوں کا اُردو میں مطلب**
>
> - اے اللہ! تو ہمارے کھیتوں پر ابرِ کرم برسا تا کہ ہمارے کھیتوں میں فصلیں لہلہانے لگیں، ہمارے بال بچوں کو دودھ، دہی اور مکھن جیسی نعمتیں میسر ہوں۔
> - ہمارے گھروں میں گائیوں کا ڈیرا ہو۔ وہ اپنے تھانوں میں خوشی خوشی زندگی بسر کریں۔ اُن کے بہت سارے بچھڑے ہوں۔
> - اے لوگو! نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح کی آمد کے ساتھ ہی ہر سو روشنی پھیلتی جا رہی ہے۔ صبح نے ساری دنیا کو بیدار کر دیا ہے۔ آ ؤ! ہم اپنے اپنے کام میں جٹ جائیں اور روزی کمائیں۔

سام وید سنہتا : بعض یگیہ رسومات کے وقت سُر تال میں منتروں کو گایا جاتا تھا۔ وہ منتر کس طرح گائے جائیں اس سے متعلّق رہنمائی سام وید سنہتا میں کی گئی ہے۔ بھارتی موسیقی کی تخلیق میں سام وید کا بڑا حصّہ ہے۔

اتھرو وید سنہتا : اتھرو وید سنہتا اتھرو نامی رِشی کے نام سے موسوم ہے۔ اتھرو وید میں روزمرہ کی زندگی کے کئی معاملات کو اہمیت دی گئی ہے۔ زندگی میں پیش آنے والے مصائب و تکالیف کے علاج کا بھی بیان ہے۔ اسی طرح اس میں کئی ادویاتی نباتات یعنی جڑی بوٹیوں کی معلومات بھی دی گئی ہے۔ راجا کس طرح حکومت کرے اس کی رہنمائی اس میں کی گئی ہے۔

سنہتاؤں کی تخلیق کے بعد براہمن گرنتھ، آرنیک، اُپنشد تخلیق کیے گئے۔ اُن کا بھی ویدک ادب میں شمار کیا جاتا ہے۔

براہمن گرنتھ : یگیہ کی رسومات میں ویدوں کے استعمال سے متعلّق معلومات فراہم کرنے والی کتاب کو براہمن گرنتھ کہتے ہیں۔ ہر وید کی ایک الگ براہمن گرنتھ ہوتی ہے۔

آرنیک: کسی اَرنیہ یعنی جنگل میں جاکر مکمل یکسوئی اور توجہ کے ساتھ کیے گئے غور وفکر کو 'آرنیک' گرنتھ میں پیش کیا گیا ہے۔اس میں یگیہ کی رسم انجام دیتے ہوئے کسی قسم کی غلطی سرزد نہ ہواس بات کی تاکید کی گئی ہے۔

اُپنشد: اُپنشد کے معنی گرو (استاد) کے سامنے بیٹھ کر حاصل کیا گیا علم ہے۔حیات وممات کے واقعات سے متعلق ہمارے ذہن میں بے شمار سوالات سر اُٹھاتے ہیں۔ اُن سوالوں کے جواب ہمیں بہ آسانی نہیں ملتے۔اس طرح کے پیچیدہ سوالوں پر اُپنشد میں بحث کی گئی ہے۔

چار وید، براہمن گرنتھ، آرنیک اور اُپنشد کی تخلیق میں تقریباً پندرہ سو برس کا عرصہ لگا۔اُس عرصے میں وید کے زمانے کی تہذیب میں کئی تبدیلیاں ہوتی گئیں۔اُن تبدیلیوں اور ویدک زمانے کی عوامی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لیے ویدک ادب ہی اہم ذریعہ ہے۔

۴ء۲ خاندانی نظام، روزمرہ کی زندگی

ویدک زمانے میں مشترکہ خاندان کا چلن تھا۔ خاندان کا کفیل (کمانے والا مرد/کَرتا) گھر کا بڑا یعنی 'گرہ پتی' ہوا کرتا تھا۔ اُس کے خاندان میں اُس کے بوڑھے ماں باپ، چھوٹے بھائی اور اُن بھائیوں کا خاندان، اُس کی بیوی اور بچے، اُن بچوں کا خاندان سبھی شامل ہوا کرتے تھے۔ اس خاندانی نظام میں مردانہ تسلّط ہوا کرتا تھا۔ ابتدائی زمانے میں لوپا مدرا، گارگی، میترییٔ جیسی کچھ عالم و فاضل خواتین کا ذکر ویدک ادب میں ملتا ہے لیکن دھیرے دھیرے عورتوں پر پابندیاں بڑھتی گئیں اور اُن کا عائلی اور معاشرتی مقام ثانوی حیثیت اختیار کرتا گیا۔

ویدک زمانے کے مکانات مٹی یا کُڑ کے ہوا کرتے تھے۔ گھاس یا بیلوں کی موٹی موٹی ٹٹیاں بُن کر اُن پر گوبر مٹّی پوت کر تیار کی گئی دیوار کو 'کُڑ' کہتے ہیں۔ان مکانات کے فرش گوبر اور مٹّی سے لیپے ہوئے ہوتے تھے۔ وہ گھروں کے لیے 'گرہ' یا 'شالا' جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔

ویدک زمانے کے لوگوں کی غذا میں بطور خاص گیہوں، جَو، چاول جیسے اناج شامل تھے۔ان اناجوں سے وہ مختلف چیزیں بنایا کرتے تھے۔ ویدک ادب میں 'یَو'، 'گودھوم'، 'وِریہی' جیسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ یو یعنی جَو (بارلی)، گودھوم یعنی گیہوں اور وِریہی یعنی چاول۔ دودھ، دہی، مکھن، گھی اور شہد جیسی اشیائے خوردنی اُنھیں بے حد پسند تھیں۔ اُڑد (ماش)، مسور، تِل اور گوشت جیسی چیزیں بھی اُن کی غذا میں شامل تھیں۔

ویدک زمانے کے لوگ اونی اور سوتی کپڑوں کے لباس

ویدک زمانے کے مکانات

استعمال کرتے تھے۔ 'وَلکلے' یعنی درختوں کی اندرونی چھال سے بنائے ہوئے کپڑے بھی استعمال کرتے تھے۔اسی طرح جانوروں کی کھالوں کو بھی بطور لباس استعمال کیا جاتا تھا۔عورتیں اور مرد پھولوں کی مالائیں، طرح طرح کے منکوں کے ہار اور سونے کے زیورات استعمال کرتے تھے۔ 'نِشک' نامی گلے میں پہنا جانے والا زیور بطور خاص مقبولِ عام تھا۔اس کا استعمال وہ چیزوں کی خرید و

ویدک زمانے کے ساز

فروخت کے لیے بھی کرتے تھے۔(نشک ' سونے کی مہر کو کہتے ہیں۔)

گانا، بجانا، رقص، شطرنج، رتھوں کی دوڑ اور شکار ان کی تفریح کے ذرائع تھے۔ وینا، سِتار، جھانج اور شنکھ اُن کے اہم ساز تھے۔ ڈمرو اور مردنگ جیسے سر تال کے ساز بھی وہ استعمال کرتے تھے۔

۳ء۴ زراعت، گلّہ بانی، معاشی اور سماجی زندگی

ویدک زمانے میں زراعت اہم پیشہ تھا۔ کئی بیلوں کو جوت کر ہلوں سے کھیت جوتے جاتے تھے۔ ہلوں میں لوہے کے پھل بٹھائے جاتے تھے۔ اتھروو وید میں فصلوں کو لگنے والے کیڑوں اور فصلوں کو برباد کرنے والے جانوروں کا اور اُن سے تدارک کا بیان بھی ملتا ہے۔ کھاد کے طور پر گوبر کا استعمال کیا جاتا تھا۔

ویدک زمانے میں گھوڑا، گائے، بیل اور کتے جیسے جانوروں کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ لین دین کے تبادلے میں گائے کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لیے گائے کو بے حد قیمتی سمجھا جاتا تھا۔ اس بات پر خاص توجہ دی جاتی تھی کہ کوئی گائے کو چُرا کر نہ لے جائے۔ گھوڑا تیز رفتاری سے دوڑنے والا جانور ہے۔ ویدک زمانے کے لوگ اسے سِدھا کر مانوس کرنے اور رتھوں میں جوتنے کے فن میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ اُس زمانے کے رتھوں کے پہیوں میں سلائیاں ہوتی تھیں۔ ٹھوس پہیوں کی بہ نسبت سلائیوں والے یہ پہیے وزن کے لحاظ سے ہلکے ہوتے تھے۔ صحیح معنوں میں گھوڑے جتے ہوئے سلائی دار پہیوں والے یہ رتھ بہت تیز رفتار تھے۔

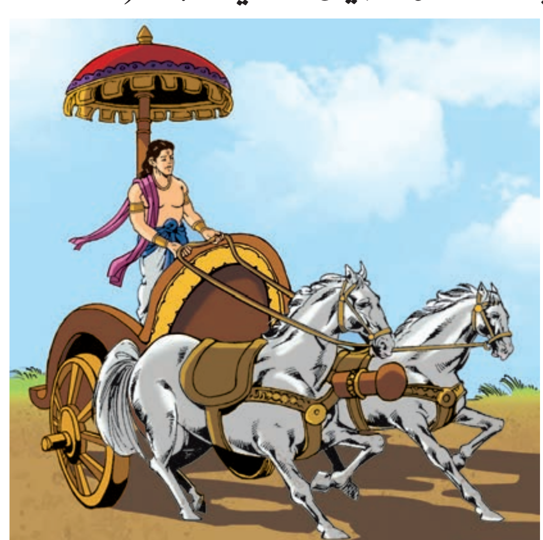

ویدک زمانے کا رتھ

کیا آپ جانتے ہیں؟

گھوڑے کو 'اَشو' کہتے ہیں۔ کسی انجن کی طاقت اس کی اکائی کی نسبت سے ناپنے کے لیے جو اکائی استعمال کی جاتی ہے اُسے 'اشوشکتی' (ہارس پاور) کہتے ہیں۔

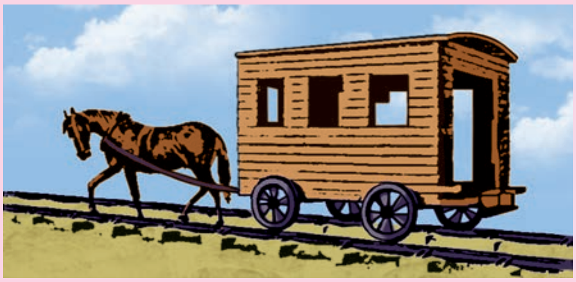

اُس زمانے میں زراعت اور گلّہ بانی کے علاوہ دوسرے کئی پیشوں کو بھی ترقی حاصل ہوئی تھی۔ کاروباری افراد اور کاریگر سماجی نظام کے اہم اجزا تھے۔ 'شرینی' نام سے مشہور اُن کی ایک الگ انجمن (یونین) تھی۔ اس طرح کی شرینی کے اعلیٰ عہدیدار کو 'شریشٹھی' کہا جاتا تھا لیکن دھیرے دھیرے پیشوں سے جڑے ہوئے کاریگروں کی اہمیت کم ہوتی گئی۔

اُس دَور کے سماج میں برہمن، کھتری، وَیشیؔ اور شودر جیسے طبقے تھے۔ یہ طبقے پیشوں کے لحاظ سے وجود میں آئے تھے۔ بعد کے زمانے میں یہ طبقے پیدائش کو ملحوظ رکھتے ہوئے طے ہونے لگے۔ جس کی وجہ سے ذاتیں وجود میں آئیں۔ ذات پات کے نظام کی وجہ سے سماج میں تفریق پیدا ہوگئی۔ ویدک زمانے میں مثالی زندگی کا تصور سماج میں رائج تھا۔ اس تصوّر کے مطابق پیدائش سے موت تک کے چار مرحلوں کو 'چار آشرم' کہا گیا ہے۔ پہلا آشرم 'برہمچریا آشرم' تھا۔ اس زمانے میں گرو کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کی جاتی تھیں۔

برہمچریا آشرم کے مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے بعد دوسرا مرحلہ 'گرہستھاشرم' کا تھا۔ اس زمانے میں یہ توقع کی جاتی تھی کہ مرد اپنے خاندان اور سماج کے تئیں اپنی ذمہ داری اور فرائض کو بیوی کی مدد سے انجام دے۔ تیسرا مرحلہ یعنی

استاد-طلبہ

’وان پرستھاشرم‘۔ اس مرحلے پر توقع کی جاتی تھی کہ انسان اپنے گھر بار کی چاہت کو ترک کر کے دور جائے۔ ایسی جگہ جا کر رہے جہاں انسانی بستی نہ ہو اور وہاں انتہائی سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ چوتھا مرحلہ یعنی ’سنیاساشرم‘۔ اس مرحلے پر اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ انسان اپنے سارے رشتے ناتوں کو ترک کر کے اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھنے کے لیے جیے۔ کسی ایک مقام پر زیادہ مدت تک قیام نہ کرے۔

۴ء۴ مذہبی تصوّر

ویدک دَور کے مذہبی تصور کے مطابق سورج، ہوا، بارش، بجلی، طوفان اور دریا جیسی قدرتی طاقتوں کو دیوتا کا روپ دیا گیا تھا۔ ان کو زندگی دینے والا سمجھا جائے اس لیے ویدوں میں اُن سے مانگی جانے والی دعائیں درج ہیں۔ اُنھیں خوش رکھنے کے لیے اس دَور کے لوگ آگ (اگنی) کو مختلف اشیا کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ آگ میں ڈالے ہوئے اس نذرانے کو ’ہوی‘ کہا

یگیہ

جاتا تھا۔ اس طرح اگنی میں ہوی نذر کرنے کا عمل یگیہ کہلاتا تھا۔ ابتدا میں یگیہ کی رسومات کی نوعیت آسان تھی۔ بعد کے زمانے میں ان کے اُصول بہت زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہوتے چلے گئے۔ اس لیے ان مشکل رسومات کو انجام دینے والے پروہتوں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔

ویدک زمانے کے لوگوں نے اس بات پر بھی غور وخوض کیا تھا کہ کائنات کا نظام کس طرح چلتا ہے۔ موسمِ گرما کے بعد موسمِ برسات آتا ہے، موسمِ برسات کے بعد موسمِ سرما کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ طے شدہ کائناتی چکّر ہے۔ کائناتی چکّر اور اس کی رفتار سے گردش کرنے والے زندگی کے چکر کو ویدک زمانے کے لوگوں نے ’رُت‘ (موسم) کا نام دیا تھا۔ حیوانی زندگی کا چکّر بھی کائناتی چکر ہی کا ایک حصّہ ہے۔ کائناتی چکّر میں کسی قسم کی خرابی یا بگاڑ پیدا ہو جائے تو مصیبتیں آتی ہیں، اس لیے ہر کسی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ بگاڑ پیدا نہ ہو۔ کائنات کے اُصولوں کو نہ توڑنا ہی مذہبی اُصولوں کی پاسداری سمجھا جاتا تھا۔

آئیے، بحث کریں۔

کائنات کے چکّر میں کس بنا پر بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے؟ ایسا نہ ہو اس کے لیے آپ کیا کوشش کریں گے؟ مثلاً اگر بارش میں کمی واقع ہو تو پینے کے لیے پانی کا انتظام آپ کیسے کریں گے؟

۵ء۴ نظامِ حکومت

ویدک دَور میں ہر دیہی بستی کا ایک سربراہ ہوا کرتا تھا۔ اسے ’گرامنی‘ کہا جاتا تھا۔ کئی دیہی بستیوں کے مجموعے کو ’وِش‘ کہتے تھے۔ ’وِش‘ کے سربراہ کو ’وِش پتی‘ کہتے تھے۔ کئی وِش ملا کر ’جَن‘ بنتا تھا۔ آگے چل کر جب ’جَن‘ کسی علاقے میں ضم ہو جاتا تب اُس علاقے کو ’جنپد‘ کہا جاتا (جنپد یعنی ریاست یا صوبہ)۔ جَن کے سربراہ کو ’نرپ‘ یا ’راجا‘ کہا جاتا۔ عوام کی حفاظت کرنا، محصول جمع کرنا اور عمدہ طریقے سے حکومت کے اُمور انجام دینا راجا کے فرائض میں شامل تھا۔

اُمورِ حکومت کو بہتر اور عمدہ طریقے سے انجام دینے میں معاونت کے لیے راجا افسران مقرر کیا کرتا تھا۔ پروہت (پجاری) اور سیناپتی (سپہ سالار) بے حد اہم افسران ہوا کرتے تھے۔محصول (ٹیکس) وصول کرنے کے لیے مقرر کیے ہوئے افسر کو 'بھاگ دُگھ' کہا جاتا تھا۔ 'بھاگ' کا مطلب حصّہ ہوتا ہے۔ 'جَن' کی پیداوار یعنی آمدنی سے راجا کا 'بھاگ' (حصّہ) جمع کرنے کا کام بھاگ دُگھ کا ہوتا تھا۔راجا کی رہنمائی کے لیے چار ادارے 'سبھا'، 'سمیتی'، 'وِدتھ' اور 'جَن' تھے۔ ان میں ریاست کے لوگ شریک ہوتے۔ سبھا اور وِدَتھ جیسے اداروں کے کام کاج میں خواتین کا تعاون بھی ہوتا تھا۔ ریاست کے معمر افراد پر مشتمل مجلس کو 'سبھا' اور عام لوگوں کی جنرل میٹنگ کو 'سمیتی' کہا جاتا تھا۔ سمیتی کو لوگوں کا تعاون حاصل ہوتا تھا۔

آگے چل کر ویدک فکری رجحان میں 'اسمرتی' اور 'پُران' نامی ادب تخلیق ہوا۔ وید، اسمرتی، پُران، مقامی عوامی رجحان وغیرہ پر مبنی مذہبی رجحان نے ایک زمانہ گزر جانے کے بعد 'ہندو' نام سے اپنی شناخت بنائی۔

قدیم بھارت میں یگیہ کی رسومات اور ذات پات کے نظام سے متعلق ویدک دھارے کی بہ نسبت متنوّع کردار کے حامل مذہبی رجحان موجود تھے۔ اگلے سبق میں ہم اُن سے متعارف ہوں گے۔

مشق

(۱) سبق کے متن کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواب لکھیے:

۱۔ ویدک ادب کی عالم وفاضل خواتین

....

۲۔ ویدک زمانے کے تفریح کے ذرائع

....

۳۔ ویدک زمانے کے چار آشرم

....

(۲) صحیح ہیں یا غلط، پہچانیے:

۱۔ یگیہ میں پڑھے جانے والے منتر - رِگ وید

۲۔ اتھرورشی کے نام سے موسوم وید - اتھر وو وید

۳۔ یگیہ کی رسومات کے وقت گائے جانے والے منتروں کی رہنمائی کرنے والا وید - سام وید

(۳) ایک لفظ میں جواب لکھیے:

۱۔ ویدک ادب کی زبان ....

۲۔ وِدیعنی ....

۳۔ گودھوم یعنی ....

۴۔ گھر کا بڑا یعنی ....

۵۔ شرینی کا اعلیٰ عہدیدار ....

(۴) نام لکھیے:

۱۔ آپ کو جو ساز معلوم ہیں۔ ....

۲۔ موجودہ دور کی خواتین کے کم از کم دو زیورات

....

۳۔ موجودہ دور کے تفریحی ذرائع

....

(۵) مختصر جواب لکھیے:

۱۔ وید دَور کے لوگوں کی غذا میں کون کون سی چیزیں شامل تھیں؟

۲۔ وید دَور میں گائے کا خاص خیال کیوں رکھا جاتا تھا؟

۳۔ سنیاساشرم میں انسان سے کس برتاؤ کی توقع تھی؟

(۶) نوٹ لکھیے۔

۱۔ ویدک دَور کا مذہبی تصوّر

۲۔ ویدک دَور کے مکانات

۳۔ ویدک دَور کا نظامِ حکومت

سرگرمی:

۱۔ اپنے گردوپیش کے چند کاریگروں سے ملاقات کیجیے اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ سبق میں آئے ہوئے نئے الفاظ اور اُن کے معانی کی فہرست بنائیے۔

***